KitaabPoint.blogspot.com

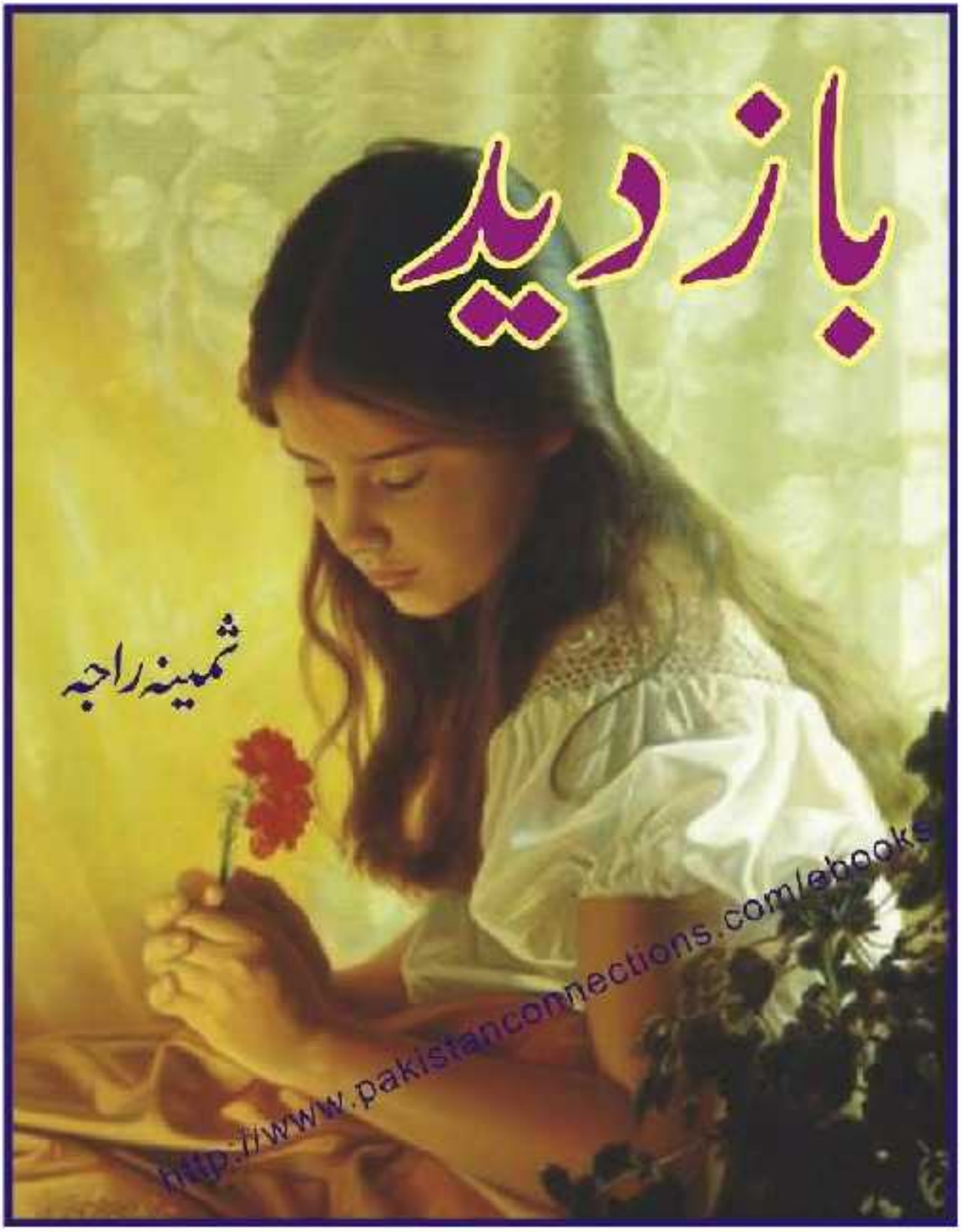

KitaabPoint.blogspot.com

بازدید

(شاعری)

ثمینہ راجہ

KitaabPoint.blogspot.com

دن تری یاد سے آغاز کیا

آب حیراں پہ ترے اسم کی ضو
پردہ خاک میں تیرا ہی طلسم
تیرے ہی اسم نے افلاک تلک
پیکر گل کو سرافراز کیا

مہر کے رنگ سے لوح دل پر
ایک ہی حرف رقم ہوتا رہا
اور اس حرف سے نسبت پہ مرے
خامہ شاعری نے ناز کیا

چشم اسرار کی جویا میری
دل ہے اک عمر سے شب زندہ دار
دل غم دل کا سبب پوچھتا تھا
تو نے افشا جو کوئی راز کیا

اب تو اچھی نہیں لگتی دنیا
عشق نے اپنے معانی بدلے
شب ترے ہجر سے منسوب ہوئی
دن تری یاد سے آغاز کیا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بازدید۔ا

تنہائی کے ایک زرد بن سے
اب زندگی گرچہ آ گئی تھی
امکان کے سبز راستے پر
یہ راہ کہ جس کے دونوں جانب
مہکے ہوئے پھول راحتوں کے
اور حد نظر تلک تھے بکھرے
سب رنگ، نویلی چاہتوں کے

اب دل میں نہیں تھا ہول کوئی
اور آنکھ میں گھل رہی تھی جیسے
فردا کی سپید روشنی سی
نو نرم ہوا ابھی چلی تھی
وہ ایک عجیب سرخوشی سے
اس تن سے لپٹ لپٹ گئی تھی

لیکن یہ ہوا کی زلف میں ہے
کن زرد اداسیوں کی خوشبو
لگتا ہے کہ جیسے پیشتر بھی

KitaabPoint.blogspot.com

اس دل پہ چلا ہے اس کا جادو

مانوس ہے یا کہ اجنبی ہے
بس اپنی طرف کو کھینچتی ہے
اب پاؤں کہاں بڑھیں گے آگے
جب زندگی خود ہی کہہ رہی ہے

جنگل میں یہ کیسا گل کھلا ہے
جنگل کو پلٹ کے دیکھنا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دوسرا خواب

کس کی آواز سے ہوتا ہے پریشاں مرا خواب
دیتا رہتا ہے یہ دل کس کی صداؤں کا جواب
نیند کی شاخ پہ کھل اٹھتا ہے اک اور گلاب
دیکھنے لگتی ہوں اک خواب میں اک دوسرا خواب

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

شب خزاں

تجھے اعتبار سحر بھی ہے
تجھے انتظار بہار بھی
مگر اے صدائے امید دل
مری زندگی تو قلیل ہے

یہ شب خزاں
ہے مرے گماں سے عجیب تر
کوئی آس پاس نہیں یہاں
کوئی شکل ہو جو دل آفریں
کوئی نام ہو جو متاع جاں

کوئی چاند زینۂ ابر سے
اتر آئے اور مجھے تھام لے
کوئی خواب رو بڑی گہری نیند سے
چونک کر مرا نام لے

سر شام کوئی ستارہ جو
کوئی راہ رو کسی راہ میں

KitaabPoint.blogspot.com

جسے ہو فقط یہی آرزو
مرا ہاتھ تھام کے روشنی کے
کسی مدار میں لے چلے
مری نیند چوم کے
خواب کے کسی مرغزار میں لے چلے

مگر اے بہائے امید دل
تری زندگی بھی قلیل ہے
یہ خزاں کی رات
طویل ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اگر

اگر اک شخص کا جی چاہتا ہو
سیر دیکھے
چاند تاروں کی فلک کے راستے پر
اور ہوا کے رتھ پہ بیٹھا
دور تک ہو آئے
ہمراہی میں اپنے دل کے ساتھی کی
اگر جی چاہتا ہو دن میں دیکھے
رات والے اک دیے کی لو
اجالے میں کسی مہتاب کا چہرہ
اور اکثر جاگتے ہیں
خواب کا چہرہ
اگر جی چاہتا ہو بات کرنے کو
کسی شیریں سخن سے
وارداتیں اس سے کہنے کو خیالوں کی
سمجھ میں کم جو آتے ہیں
کچھ ایسے استعاروں کی
جو اپنے دل سے ملتی ہوں
کئی ایسی مثالوں کی

KitaabPoint.blogspot.com

اگر جی چاہتا ہو زندگی کا
خوب صورت روپ دیکھے
رنگ کھیلے
گیت گائے
دھوپ میں ہوتی ہوئی بارش میں بھیگے
آنسوؤں میں مسکرائے
اور اگر وہ آدمی
جس سے تصور میں لپٹ کر
چین ملتا ہو
کبھی رہ میں نظر آئے، تو جی چاہے
حقیقت میں بھی چھو کر دیکھنے کو
اور اگر.....

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سمندر کی جانب سے آتی ہوا میں

کبھی نیلگوں آسماں کے تلے
سبز ساحل پہ ملنے کا وعدہ ہوا تھا
سمندر کسی خواب سا خوشنما تھا
سمندر کے پہلو میں
شہر دل افروز کا ہمہمہ تھا

یہ شہر آج اشکوں میں ڈوبا ہوا ہے
یہاں سے وہاں تک
ہر اک رہ گزر پر
اک آسیب کا سامنا ہے
نگاہوں کے آگے دھواں ہے
سمندر کہاں ہے؟
سمندر کے ساحل پہ ملنے کا وعدہ ہوا تھا
کوئی آج بھی اس بلاوے کی امید میں
خود سے روٹھا ہوا ہے
کوئی بے قراری کے ساحل پہ
آنکھیں بچھائے کھڑا ہے
کوئی رنج اوڑھے ہوئے سو رہا ہے

KitaabPoint.blogspot.com

کوئی خوف تانے ہوئے جاگتا ہے
کوئی بیکراں پیاس میں ڈوبتا ہے
کوئی آس کے پانیوں کو
عبث جھاگتا ہے

عجب اس زمیں کی فضا ہے
عجب آج رنگ فلک ہے
سمندر کی جانب سے آتی ہوا میں
لہو کی مہک ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اس چہرے پر شام ذرا سی گہری ہے

یہ آنکھیں بالکل ویسی ہیں
جیسی مرے خواب میں آتی تھیں
پیشانی تھوڑی ہٹ کر ہے
پر ہونٹوں پر مسکان کی بنتی مٹتی لہریں ویسی ہیں
آواز کا زیر و بم بھی بالکل ویسا ہے
اور ہاتھ، جنہیں میں خواب میں بھی
چھونا چاہوں تو کانپ اٹھوں
یہ ہاتھ بھی بالکل ویسے ہیں
یہ چہرہ بالکل ویسا ہے
پر اس پر چھائی خاموشی کچھ ان دیکھی
اور اس پر چہرے پر شام ذرا سی گہری ہے
ان شانوں کا پھیلاؤ تھوڑا کم ہے
لیکن قامت بالکل ویسی ہے
اور تم سے مل کر میرے دل کی حالت بالکل ویسی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

DISILLUSION

رات بھر
نیم خوابیدگی
سخت مضبوط بانہوں میں جکڑی ہوئی
گرم سانسوں کی حدت سے پگھلی ہوئی
موسلا دھار بوسوں سے بھیگی ہوئی
ایک وارفتگی
نیم دیوانگی
نیم آسودگی
کوئی آہٹ جو ہو
ٹوٹ جائے فسوں
گھیر لے اک سراسیمگی
اور دن کو کسی بزم میں وہ اگر مل گیا
کس طرح اس تکلف زدہ مسکراہٹ سے
کر پاؤں گی سامنا؟

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کیوں ضروری ہے فراق

کیوں ضروری ہے بدن پر رنج کا
کالا لباس
سانس میں خواہش کی آگ
اور لہو میں گلتی سڑتی حسرتوں کی تند باس

اس جہاں کے رنگ و بو سے
زندگی کی باؤ ہو سے
کٹ کے تہہ خانے میں اپنے جسم کے
دیوار سے لگ کر ہمیشہ بیٹھے رہنا
ناتواں اور نیم جاں
یا دھوپ کے رستوں پہ
سوچوں میں
کسی بیکار منزل کی طرف
رہوار پر امید و نومیدی کے رہنا
نیند کی عشرت کو تج کر
خواب کا آزار سہنا

یا ہوا کے ساتھ غم کی بھیگی گلیوں میں

KitaabPoint.blogspot.com

اکیلی شام میں آزردہ پھرنا
چاند کے پتھر کو تکتے تکتے
اپنی آنکھ پتھرانا
اندھیری رات کے سینے میں چھپ کر
بیکراں وقتوں تلک آنسو بہانا

کیوں ضروری دوستی دیوانہ پن سے
کیوں ضروری دشمنی دل کی بدن سے
کیوں ضروری ہے فراق؟

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

یقین

اے خدا

تو ہی زمینوں کا زمانوں کا خدا ہے

میں کہاں جانتی ہوں

میں تو اک شخص کو اس دل کا ولی مانتی ہوں

جو زمانے کے کڑے سے کڑے معیار پہ پورا اترا

جس کے دشمن بھی یہ کہتے ہیں

کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا

اس نے بتلایا کہ تو ہے

تو میں اس بات کو سچ جانتی ہوں

میں تو اک شخص کو اس دل کا

ولی مانتی ہوں!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کوئی آ رہا ہے اتر کے زینہ نور سے

کئی سال سے مری زندگی تھی سکوت میں
کوئی شے نہیں تھی جو پیش شیشہء جاں رکھوں
کبھی زندگی کے ثبوت میں
کئی سال سے وہی صبح تھی، وہی شام تھی
وہی تنگ و تار و زبوں مکاں
وہی سرد مہر زمیں تھی
بے مہر آسماں

اسی کیفیت میں کئی برس سے جو جسم و جان پہ ثبت تھی
اسی طرح رنج سے آسمان کی سمت میں نے نگاہ کی
جو سدا سے درد زبان تھا
وہ گلہ زباں پر پھر آ گیا
ہوئی گرد باد حیات میں، مری راہ گم
کسی دید سے تھی یہ متصل
ہوئی دید گم تو نگاہ گم
مری زندگی میں ازل سے کیسا سکوت ہے
وہی صبح ہے، وہی شام ہے
کیا حیات اس کا ہی نام ہے

KitaabPoint.blogspot.com

مجھے علم تھا کہ ہوا میں لفظ اڑائے ہیں
کہ جواب جن کا کوئی نہیں
وہ سوال میں نے اٹھائے ہیں

مگر آج معجزہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔
کہ ہوا ترنگ سے جھوم کر مرے تن کو چھو کے گزر گئی
اک عجیب مہک سی مشام جاں میں اتر گئی
کئی رنگ عجیب سے دفعتاً مرے چار سمت بکھر گئے
جو جمود تھا مرے گرد و پیش
پگھل گیا
وہ سکوت، نغمۂ آرزو میں بدل گیا
کوئی ہلکی ہلکی سی چاپ آئی ہے دور سے
یہ لگا کہ کوئی چلا ہے جانب طور سے
وہ جو دل میں خواب کی طرح ایک خیال ہے
وہ جو اپنی ذات سے ہٹ کے ایک سوال ہے
وہ جو دوسروں کا ملال ہے

کوئی آ رہا ہے اتر کے زینۂ نور سے
جو زمیں پہ پاؤں رکھے گا ایک غرور سے

جو ہر اک نگاہ کا ناز ہے
جو سبھی دلوں کا گداز ہے
وہ جو اصل ذات ہے اور دوام کا راز ہے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

صدائے شوق

لگتا ہے کہ پہلی بار آنکھیں
دنیا کی بہار دیکھتی ہوں

تا حد نظر بچھا ہے سبزہ
سبزے پہ کھلی ہوئی ہیں بوندیں
دامن میں بھری ہوئی ہیں کلیاں
سانسوں میں بسی ہوئی ہے خوشبو
سر پر جو ہے سر مئی سا بادل
بادل ہے کہ پھیلتا ہے آنچل
سرشار بدن ہے اور آنکھیں
اک خواب کی راہ میں کھلی ہیں

اک نام جسے پکارنے کو
لب ہیں کہ سدا سے نیم وا ہیں
چہرے پہ عجیب جگمگاہٹ
پھیلی ہوئی روشنی جبیں پر
آغوش میں کائنات ساری
پڑتے نہیں پاؤں اس زمیں پر

KitaabPoint.blogspot.com

اک عمر کے بعد میرے اندر
سناٹا' تری صدا ہوا ہے
لگتا ہے کہ پہلی بار جیسے
دل شوق میں مبتلا ہوا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

زمانہ آشنا ہو تم

زمانہ آشنا ہو تم
تو یہ بھی جانتے ہو گے
تمہارے اور میرے درمیاں کیا ہے
سمندر ہے کہ جنگل ہے کہ صحرا ہے
خلا اندر خلا اندر خلا ہے
جس کی منزل کچھ نہیں
وہ راستہ ہے
جس کا حاصل کچھ نہیں
وہ سلسلہ ہے
میں زمانہ آشنا کب ہوں
مگر یہ جانتی ہوں
زندگی میں فیصلے کا موڑ آنے پر
اگر پلکیں جھپک جائیں
اگر پاؤں ٹھٹک جائیں
تو پھر کچھ بھی نہیں رہتا

تمہارے اور میرے درمیاں
جو بچ گیا باقی

KitaabPoint.blogspot.com

نہ چاہت ہے، نہ آشا ہے، نہ سپنا ہے

فقط ان سب کا دھوکا ہے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اس محبت کی خنک آنکھوں میں

اس محبت کی خنک آنکھوں میں
جھانکتے جھانکتے دل سرد ہوا
خون جم سا گیا شریانوں میں

تو بھی اک بھٹکا ہوا طائر تھا
میں بھی اک شاخ سے ٹوٹا ہوا پھول
تو نے بھی رنج مرا بانٹا تھا
میں نے بھی رنگ کیا تیرا قبول
آج اس رات کی خاموشی میں
یاد آتی نہیں ایسی کوئی بھول
جس پہ قسمت کا ستارہ ہو خفا
زندگی جس کے ارادے پر ملول
جس پہ ہو تجھ سا کوئی دوست جدا

کیسے اک خواب میں لپٹے ہوئے ہم
نیند میں ڈوبے ہوئے چلتے تھے
جسم کی آنچ سے پگھلے ہوئے بادل
ایک سانچے میں کبھی ڈھلتے تھے

KitaabPoint.blogspot.com

کیسے سرشار تھے ہم دونوں کے دل

ایسا لگتا ہے کہ دو ہاتھوں میں
آ گیا ہے کوئی اب تیسرا ہاتھ
کب وہی آسرا تیرا ہو جائے
اور مرا ہاتھ ہو کب تیسرا ہاتھ
جانے کب دل مرا تنہا ہو جائے

سوچتے سوچتے شب کا چہرا
میرے چہرے کی طرح زرد ہوا
جھانکتے جھانکتے دل سرد ہوا
اس محبت کی خنک آنکھوں میں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دست تہہ سنگ

تمہارے ہاتھ اچھے ہیں
مری خواہش تھی، یہ میرے لیے ہوتے
مگر ان کو بہت سے نرم و نازک
خوشنما ہاتھوں کے لمس، خوش کی عادت ہے
کئی پیشانیوں کے ماہتابوں
اور ہونٹوں کے گلابوں سے
کرن ہو کر، ہوا بن کر
لپٹ جانے کی حسرت ہے

نجانے کیسے ریشم و اطلس بدن چھو کر
نجانے کیسی کیسی منزلوں کے راہرو ہو کر
تمہارے ہاتھ میرے پاس پہنچے ہیں
تمہارے ہاتھ اچھے ہیں

ہمیشہ سوچتی تھی،
کاش یہ میرے لیے ہوتے،
ہمیشہ سوچتی تھی اور پھر خاموش تھے

KitaabPoint.blogspot.com

ابھی اس گہری ہوتی، بھیگتی، مسحور کرتی
شام کے جادو میں گم ہو کر
میں آخر کہہ گئی تم سے
تمہارے ہاتھ اچھے ہیں، اگر میرے لیے ہوتے'
یہ سن کر، میری جانب دیکھ کر جب مسکرائے ہوئے ہو
تو میں نے چونک کر اپنی طرف بھی اک نظر کی
اور مجھ کو دفعتاً یاد آ گیا

برسوں ادھر، میں بھول آئی ہوں
خود اپنے ہاتھ
اک پتھر تلے رکھ کر

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مری معصوم ماں

مری معصوم ماں نے
نوجوانی کے چمن میں
شاخ پر کھلتے ہوئے شعلوں کو دیکھا تھا
مری معصوم ماں نے
کم سنی میں کیسے عفریتوں کو دیکھا تھا
کہ وہ دہشت سے گویا
منجمد سی ہوگئی
جس عمر میں جاگی تھی
اس کی گود میں
خاموش ہو کر سوگئی
اور اب مری ماں
خود سے چھوٹی ہے
مرے بھائیوں سے چھوٹی ہے
مری بہنوں سے چھوٹی ہے
مری معصوم ماں
جو پہلے عفریتوں سے ڈرتی تھی
اب اپنی کوکھ سے جنمے ہوئے
بچوں سے ڈرتی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ایک وعدہ اک خیال

زندگی تھی پر ملال
روز و شب کے سلسلے میں
ناخوشی کے ذائقے میں
کھو گئے تھے ماہ و سال
ایک دل سے دل کا وعدہ
ہو گیا تھا بے ارادہ
اس نظر سے
اس نظر تک پھیلتا تھا
ریشمیں سا اک خیال
زندگی کو پھر ہوا تھا
زندگی کا احتمال

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جب تک دنیا آنکھیں کھولے

ساری دنیا آنکھیں بند کرے اور دیکھے
ہم دونوں میں
کس سے پہلے کون آتا ہے
سامنے والے پیڑ کو چھو کر
ساری دنیا آنکھیں بند کرے
ہم دوڑیں
منزل کے اس پیڑ سے آگے
راہ کے ہر منظر سے آگے
آشاؤں کے پل سے گزر کر
جیون کے دریا سے آگے
آنکھ کی حد تک پھیلتے جاتے
سبزے کے میدان سے آگے
نیلی نیلی گہری گہری دھند کے اندر
خوابوں کی اس سرخ پہاڑی کی چوٹی پر
چاہت کا گھر
پل دو پل تک
یا بے انت سمے تک ہم کو
اس گھر کے در پر رہنا ہے

KitaabPoint.blogspot.com

جب تک کوئی باہر آ کر

اندر آنے کی دعوت دے

جب تک دنیا آنکھیں کھولے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ایک قوم کی سرگزشت

یہ بات نہیں بہت پرانی
ہے واقعہ نصف ہی صدی کا
بیتا اسی سینہء زمیں پر
اور چشم فلک نے اس کو دیکھا

جب عرصہء یاس میں بھٹکتے
انبوہ کو ایک آدمی نے
صرف اپنی وفا کے معجزے سے
بس ایک صدا کے معجزے سے
منزل کا سراغ دے دیا تھا
ہاتھوں میں چراغ دے دیا تھا

لیکن مرے میر کارواں کو
اس کا تو گمان تک نہ ہوگا
مند جائیں گی جونہی اس کی آنکھیں
بینا نہ رہے گی ایک بھی چشم
منزل کا نشان تک نہ ہوگا

KitaabPoint.blogspot.com

وہ دیکھ سکے اگر تو دیکھے

پہچان ہم اپنی کھو چکے ہیں

اس نے ہمیں قافلہ بنایا

ہم پھر سے ہجوم ہو چکے ہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

محبت اپنا اپنا مسئلہ ہے

مری بیمار خواہش کو
کسی بیکار کاوش کا
نہ کوئی حوصلہ ہے
اور نہ اب تجھ سے گلہ ہے!

دل کی ناآسودگی لازم نہیں
تیرے لیے بھی باعث آرزو ٹھہرے
ضروری تو نہیں میری کمی
تیری کمی ٹھہرے
محبت
ہر کسی کا اپنا اپنا مسئلہ ہے!
خواب کے ایوان بالا سے
بہت نیچی حقیقت تک
وفا کے جادہ دشوار سے بستر کی جنت تک
بدن کی لذت جاں تاب سے دل کی ہزیمت تک

میں سب کچھ جانتی تھی
پھر بھی جانے کیوں گماں سا تھا

KitaabPoint.blogspot.com

مرے غم خانے سے
تیرے عزا خانے تلک
سب ایک درد مشترک کا سلسلہ ہے

میں سب کچھ جانتی تھی
پھر بھی جانے کیوں گماں سا تھا
مرے غم خانے سے
تیرے عزا خانے تلک
سب ایک درد مشترک کا سلسلہ ہے

شکریہ
تو نے بالآخر آج یہ باور کرایا ہے
محبت میرا اپنا مسئلہ ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

الفرق والفراق

وہ تھا بہت انا پرست
میں بھی اسیر ذات تھی
اس نے جو کچھ کہا نہیں
میں نے بھی کچھ کہا نہیں
میں یہ سمجھ کے چپ رہی
میرے لیے صلہ نہیں
وہ یہ سمجھ کے چپ رہا
مجھ کو کوئی گلہ نہیں

چھوڑ کے جب وہ جا چکا
شب بھی فصیل وقت پر
غم سے نڈھال ہو گئی
جان جو بار دوش تھی
رات سیاہ پوش تھی

دور کے اک سفر کے بعد
سو گیا تھک کے ماہتاب
رات بھی تھک کے سو گئی

KitaabPoint.blogspot.com

ایک کے لب پہ تھی کراہ
ایک کے لب پہ الفراق

صبح کے ہونٹ سرد تھے
صبح کے گال زرد تھے
دور افق پہ سرخ سی
دھند جو ایک چھا گئی
دل کو لہو رلا گئی
شاخ سے آفتاب کی
ایک کرن گری ادھر
ایک کرن گری ادھر
ایک کے لب پہ آہ تھی
ایک کے لب پہ الفراق

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جاگتی ہوئی عورت

ہجر کے اندھیرے میں جاگتی ہوئی عورت
خواب کے سمندر کو جھاگتی ہوئی عورت
سائے سائے کے پیچھے بھاگتی ہوئی عورت
صرف اپنے غم کا راگ، راگتی ہوئی عورت
خود کو ڈستی رہتی ہے ناگتی ہوئی عورت
ہجر کے اندھیرے میں جاگتی ہوئی عورت

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

رات اور رات کے درمیاں

صبح تھی
اور کہرے کی چادر
پہاڑوں سے لے کر افق تک تنی تھی
عجب صبح تھی
رات اک وصل کی جا چکی تھی
مرے تن پہ نیلے نشاں چھوڑ کر
ڈاک بنگلے میں دن کھو گیا تھا
بہت خامشی میں
مرا اجنبی غالباً سو گیا تھا
مرے سامنے شام جیسا دھندلکا
دھویں کی طرح ڈاک بنگلے کی چھت سے
افق تک تنا تھا
ہوا سرد تھی
پاؤں سن تھے بدن چور آنکھوں میں سوزش
زباں پر کسیلا سا اک ذائقہ
اور دماغ اور دل میں کوئی بے یقینی

کہ پیچھے سے آ کر بے پاؤں

KitaabPoint.blogspot.com

اس نے جو بانہوں میں مجھ کو لیا
بے طرح میں ڈری
دھیرے دھیرے وہ کانوں میں کہتا تھا
''آؤ مرا ہاتھ تھامو
تمہیں اس شبستان میں پھر لے چلوں
جس میں پھول اور دل
ایک ہی آگ میں رات جلتے رہے''

نیند کی کیفیت میں، پھر اک دوسرے سے جڑے
لڑکھڑاتے، ہم آہستہ آہستہ اندر گئے
آگ روشن تھی
اور رات پھر خواب کی منتظر تھی جہاں
خواب تھا
رات اور رات کے درمیاں!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سوئمبر نہیں تھا

سوئمبر نہیں تھا
مگر جس گھڑی
تم مرے اور اس پاپی سنسار کے
بیچ آئے
لگا
تم مرا تن، مرا من، مری آتما
جیت کر لے گئے ہو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

التجا

مجھے سنبھال کے رکھنا
نہ ٹوٹنے دینا
میں کوئی کانچ کا گلداں نہ لعبت خاکی
نہ کوئی شاخ ہوں گل کی نہ گھاس کی پتی
نہ کوئی ابر کا ٹکڑا نہ دھوپ کی ڈالی
نہ کوئی خواب کا پیکر نہ دل کی شہزادی
نہ شاہکار مصور نہ شاعری تیری
نہیں ہوں آس کا دامن نہ سانس کی ڈوری
مگر نہ ہاتھ سے اب مجھ کو چھوٹنے دینا
مجھے سنبھال کے رکھنا
نہ ٹوٹنے دینا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ابھی تیرے تکلم سے

ابھی اس گوشہء لب سے
بہاروں کی نوید آنے کو ہے
اور منتظر ساعت
مری آنکھوں کے روزن میں
کوئی ٹھہری ہوئی ساعت

مرا دل رنج کا مارا
گزار آیا
کئی اندیشوں کے جنگل
بہت سے درد کے دریا
نہایت دھوپ کے صحرا
مرا دل رنج کا مارا
ستم آثار رستوں سے
بہت بے کار رستوں سے
بہت گزرا
بہت رویا
بہت ہارا
مرا دل منتظر

KitaabPoint.blogspot.com

اور شام کی ساعت.....

گلابی شام کے ماتھے پہ

دل کا خواب اترے گا

ابھی تیرے تکلم کے کنارے پر

کوئی مہتاب ابھرے گا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اک خواب لکھا ہم نے

اک خواب چنا ہم نے
اور نیند کو بھول آئے
کچھ دور سرابوں سے

ہم خاک سے پھر اٹھے
پرواز کو پر کھولے
چلتے تھے ستاروں میں
ہر تار نظر کھولے

آغاز تمنا کا
رنگین فسانہ تھا
اس دل کے تصرف میں
یہ پورا زمانہ تھا

وہ سارا جہاں ہم نے
پھر زیر و زبر دیکھا
آغاز سے پہلے ہی
انجام سفر دیکھا

KitaabPoint.blogspot.com

اک چاند کے چھونے کو
یہ ہاتھ بڑھایا تھا
یہ ہاتھ رہا خالی
وہ چاند پرایا تھا

ہم کیسے پرائے کا
احسان اٹھا لیتے
جو دل نے نہیں مانا
وہ مان اٹھا لیتے

خود اپنے لیے ہم نے
تقدیر نہیں لکھی
اک خواب لکھا ہم نے
تعبیر نہیں لکھی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بازدید۔۲

سامنے حیرانی کا دریا
اس پر اک آواز کا بجرا
لرز رہا ہے
آگے آؤ۔آگے آؤ۔آگے..... آؤ
پیچھے تنہائی کا صحرا
صحرا میں بس ایک صدا ہے
مڑ کر دیکھو۔مڑ کر دیکھو۔مڑ کر..... دیکھو
بیچوں بیچ ہوں رستے کے
اور ششدر ہوں میں
مڑ کر دیکھنے سے پہلے ہی
پتھر ہوں میں!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہجر کی عمر بڑی ہے

ہجر کی عمر بڑی ہے تو ہم ان آنکھوں کو
اب کسی خواب نگر میں نہیں جانے دیں گے
غم سے اب دوستی کر لیں گے
خوشی کو نہیں آنے دیں گے

ہجر کے وقت میں احوال شب و روز کا کیا پوچھتے ہو
اس میں ساعت بھی زمانوں سے بڑی ہوتی ہے
دن کھڑا ہوتا ہے جلاد کے مانند سبھی راستوں پر
رات ڈائن کی طرح
وقت کے ناکے میں اڑی ہوتی ہے
ہجر کے ساتھ میں وہ قہر ہے
جینا بھی گراں' اور یہ نہ جینا مشکل!
ہجر کے ہاتھ میں وہ زہر ہے
پینا بھی محال' اور نہ پینا' مشکل!

ہجر درویش نہیں
ہجر کم اندیش نہیں
ہجر نہیں پیر مغاں

KitaabPoint.blogspot.com

ہجر عیار ہے
دنیا کا طلب گار ہے
اب تک ہے جواں

ہجر کی عمر بڑی ہے تو چلو ہم خود ہی
نقش سب دل سے مٹا دیتے ہیں
ہاتھ جینے سے اٹھا لیتے ہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

احتساب

ہماری آنکھ پر پٹی بندھی ہے
اور جانا ہے وہاں تک۔۔۔۔
آنکھ پر پٹی بندھی ہے اور جانا ہے
وہاں کے آخری کونے تلک
یا پھر پکڑنا ہے ہمیں اک دوسرے میں چور کو
اور کون ہے اک دوسرے میں چور۔۔۔۔۔۔
اور بس مسئلہ ان کا یہ تھا
کوئی نہ یہ سب دیکھنے اور جاننے پائے

سو پٹی باندھ کر آنکھوں پہ ہم سے کہہ دیا
اک کھیل کھیلو
کھیل کھیلو اور سب میں چور کو پکڑو
وگرنہ چلتے جاؤ
دن کی حد سے دور
شب کی آخری سرحد تلک
بے حد تلک

وہ جانتے تھے آج کو ہم

KitaabPoint.blogspot.com

ان سے بہتر دیکھ سکتے ہیں
انہیں معلوم تھا، ہم جان سکتے ہیں
یہاں کو
اور وہاں کو
راستے کے سب درختوں کو
چمکتے پھولوں اور مہکے پھولوں کو
موسموں کے سارے رنگوں کو
پرندوں کی اڑانوں کو
ہواؤں کی اٹھانوں کو
زمانوں کو
زمانوں میں دھڑکتی زندگی کو
زندگی کی ساری چالوں کو
قدم رکھنے سے پہلے
رہ میں پھیلے
سارے جالوں کو

سو اب بیحد ضروری تھا
کہ وہ آنکھوں پہ پٹی باندھ دیتے
اور کہتے، کھیل کھیلو
چور کو پکڑو
وگرنہ چلتے جاؤ

KitaabPoint.blogspot.com

چلتے جاؤ' آنے والے کل تلک
اور موت کی آغوش میں گرنے سے پہلے پل تلک

ہم جانتے تھے
کون ہے اک دوسرے میں چور
اور اس کو کھلی آنکھوں پکڑنا تھا
کھلی آنکھوں سے آنے والے کل کو
موت سے پہلے کے پل کو
زندگی میں دیکھنا تھا

اب مگر آنکھوں پہ پٹی باندھ کر
ہاتھوں کو پھیلائے
تجسس سے بھری پوروں کی حد پر
کوئی جنبش' کوئی حرکت' سرسراہٹ
ڈھونڈتے ہیں
لڑکھڑاتے ہیں
نہیں نادان ہم اتنے
مگر بس یہ لگن
ثابت کریں کہ چور
ہم میں' ہم نہیں ہیں
چور کوئی دوسرا ہے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مرگ محبت

بہت دور
سورج کے نیچے
وہ کچھ لوگ تابوت اٹھائے لیے جا رہے ہیں
وہ خاموش رستے کو
بے حس مشینی توازن سے
روندے چلے جا رہے ہیں
اگرچہ کوئی مر گیا ہے
فضا الوداعی
ہوا ماتمی بھی نہیں ہے
کسی آنکھ میں کچھ نمی بھی نہیں ہے
کسی دل میں
کوئی کمی بھی نہیں ہے

بہت دن ہوئے موت واقع ہوئی تھی
کسی دور سے آنے والے
کسی ٹوٹ کر رونے والے کی خاطر
کئی روز اس لاش کو
سرد خانے میں رکھنا پڑا تھا

KitaabPoint.blogspot.com

مگر آخری بار دیدار کی آس میں
دور سے آنے والا
کوئی ٹوٹ کر رونے والا
نہ آیا

پھر اب تو یہ گلنے لگی تھی
اور اعصاب پر بوجھ بننے لگی تھی
کہ ہے شہر میں ایک ہی سرد خانہ
مگر شہر کی ساری سڑکوں پہ
گلیوں میں
چوکوں پہ لاشوں کی افراط ہے
ایک ہی سرد خانہ ہے
اور سرد خانے میں ایسا تعفن
کہ اک سانس لینا بھی دشوار تھا

شکر ہے فیصلہ تو ہوا
اب زمیں کی امانت
زمیں کے حوالے کریں گے
کہ اب بعد مدت
کسی رات
سب چین سے سو سکیں گے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہم عجیب کتنے ہیں

ہم عجیب کتنے تھے
خواب بھی لٹا آئے
چاند بھی بجھا آئے
وقت بھی گنوا آئے

پھر کرن کی لرزش کو
زندگی کی خواہش کو
دل میں ایک رنجش کو
سینت سینت کر رکھا
ہم غریب کتنے تھے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خود کو کھو بیٹھے ہیں ہم تو

خود کو کھو بیٹھے ہیں ہم تو
شہر کے رونق میلے میں
دل کہتا ہے چل کر بیٹھیں
اپنے ساتھ اکیلے میں

اپنے ساتھ اکیلے میں
بیٹھیں تو دل کی بات کریں
شہر کے سارے ہنگاموں سے
ان لوگوں، ان دیوانوں سے
دل کہتا ہے دور رہیں

اپنے خواب کی پہنائی سے
گذریں تو اک نظم لکھیں
اپنے دل کی تنہائی میں
بیٹھیں تو پھر شعر کہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تہہ خانہ

تہہ خانے میں تاریکی ہے، سیلن، خوف اور بو
تاریکی میں کب دیتا ہے ہاتھ کو ہاتھ سجھائی
دیواروں سے رستی سیلن، فرش پہ پھیلی کائی
چھت سے لٹکے جالے ہیں یا پھر نظروں کا فریب
اڑ کر ٹکرائی چمگادڑ یا کوئی آسیب
اگلا پاؤں جہاں رکھوں، واں سانپ نہ سوتا ہو
سر پر جو ٹپکا ہے ابھی، گر خون کا قطرہ ہو؟

انجانے کے خوف سے دل دھڑکے اور چپ ہو جائے
خوف پہ پھر اک میٹھی خواہش دھیرے دھیرے چھائے
تہہ خانے میں کاش اترتے ساتھ ہی میں اور تو

KitaabPoint.blogspot.com

ترے حضور جو پہنچے تو آنکھ نم ہو گی

مرے رسول ﷺ یہ سچ ہے کہ دین کی تکمیل
ہوئی زمین پہ اور صرف تیرے آنے سے
مرے رسول ﷺ یہ حق ہے کہ عدل کا منشور
بلا جہان کو اور صرف تیرے خطبے سے

پلٹ کے دیکھ مگر شہر یار شہر جمال
کہ وقت کر گیا برباد تیرے لوگوں کو
کبھی تھے لائق توقیر پیش آئینہ
نہیں ہے یہ بھی مگر یاد تیرے لوگوں کو

ہر اک زبان پہ دعوے بلند بانگ بہت
وہ دل کے عہد وہ پیماں نہیں رہے باقی
یہاں پہ دشت تو پھیلے ہیں تا بہ حد نظر
مگر وہ تیرے حدی خواں نہیں رہے باقی

تمام عمر پہ چھائی ہوئی سیاہی شب
مگر افق پہ سحر کی دلیل کوئی نہیں
بھڑک رہی ہے ہوس، بن کے آتش نمرود

KitaabPoint.blogspot.com

جو اس میں پھول کھلائے خلیل کوئی نہیں

نہیں ہی شائق دیدار ایک موسیٰ یہاں
ہے راہ وادیٔ ایمن بھی طور سینا بھی
تمام شہر پہ ہے سحر سامری طاری
وہی ہے قوم وہی ہے طلائی بچھڑا بھی

مریض دل کو ملے کاش دست پرتاثیر
پکارتے ہیں مسیحا کہیں نہیں ملتا
وہ جس کا ایک نفس ہم کو روح تازہ دے
تلاش کرتے ہیں عیسیٰ کہیں نہیں ملتا

ہر اک مرض کی دوا ڈھونڈ لی زمانے نے
پہ بے حسی کا مداوا نہیں ہے میرے رسول ﷺ
ترے حضور جو پہنچے تو آنکھ نم ہو گی
ہمیں تو اتنا بھی دعویٰ نہیں ہے میرے رسول ﷺ

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

آشوب

کیا آہ بھرے کوئی
جب آہ نہیں جاتی
دل سے بھی ذرا گہری
اور عرش سے کچھ اونچی

کیا نظم لکھے کوئی
جب خواب کی قیمت میں
آدرش کی صورت میں
کشکول گدائی کا
شاعر کو دیا جائے
اور روک لیا جائے
جب شعر اترنے سے
بادل سے ذرا اوپر
تاروں سے ذرا نیچے

کیا خاک لکھے کوئی
جب خاک کے میداں پر
انگلی کو ہلانے سے

KitaabPoint.blogspot.com

طوفان نہیں اٹھتا
جب شاخ پہ امکاں کی
اس دشت تمنا میں
اک پھول نہیں کھلتا
رہوار نہیں رکتے
موہوم سی منزل پر
آنکھوں کے اشارے سے
اور نور کی بوندوں کی
بوچھاڑ نہیں ہوتی
اک نیلے ستارے سے

جب دل کے بلاوے پر
اس جھیل کنارے پر
پیغام نہیں آتا
اک دور کا باشندہ
اک خواب کا شہزادہ
گلفام نہیں آتا

بستی میں کوئی عورت
راتوں کو نہیں سوئی
جاگی ہوئی عورت کی

KitaabPoint.blogspot.com

سوئی ہوئی قسمت پر
جب کوئی بھی دیوانہ
بے چین نہیں ہوتا
دہلیز کے پتھر سے
ٹکرا کے جبیں اپنی
اک شخص نہیں روتا

جب نیند کے شیدائی
خوابوں کو ترستے ہیں
اور دیکھنے کے عادی
بینائی سے ڈرتے ہیں
رہ رہ کے اندھیرے سے
آنکھوں میں اترتے ہیں

آنکھوں کے اجالوں سے
ان پھول سے بچوں سے
کہہ دو کہ نہ اب ننگے
پاؤں سے چلیں گھر میں
اس فرش پہ مٹی کے
اب گھاس نہیں اگتی
اب سانپ نکلتے ہیں

KitaabPoint.blogspot.com

دیوار سے اور در سے

جھلسے نہ بدن ان کا
اب دھوپ نہیں رکتی
اس ٹوٹی ہوئی چھت سے
اور اس خواب پگھلتے ہیں
اب آگ کی بارش سے

اب نور کی بوندوں سے
مہکی ہوئی مٹی میں
انمول اجالے کے
وہ پھول نہیں کھلتے
اب جھیل کنارے پر

بچھڑے بھی نہیں ملتے
بستی میں کوئی عورت
راتوں کو نہیں سوتی
اور جاگنے والوں سے
اب نظم نہیں ہوتی

کیا نظم لکھے کوئی

KitaabPoint.blogspot.com

جب جاگنے سونے میں
پالینے میں، کھونے میں
جب بات کے ہونے میں
اور بات نہ ہونے میں
کچھ فرق نہ رہ جائے
کیا بات کرے کوئی!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اس دل کے گداز راستوں پر

اس دل کے گداز راستوں پر
کس آنکھ کے سائے جھک رہے ہیں
آواز کے پاؤں رک رہے ہیں
امید گلاب ہو گئی ہے
اب پیاس ہی آب ہو گئی ہے
غم جیسے خیال ہے کسی کا
اب ہجر وصال ہے کسی کا
کیا دھوپ ڈھلی ہے چاندنی میں
بادل کی سپید روشنی میں
اک صبح جہاں پہ سو رہی ہے
واں رات طلوع ہو رہی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جنگل میں تنہا

جنگل پر اک بھید بھری خاموشی اپنے پر پھیلائے
جنگل میں اک تنہا رستہ خاموشی سے چلتا جائے
اس رستے پر ایک شجر خاموش کھڑا ہے
خاموشی کی اک ٹہنی پر زرد پرندہ
زرد پرندہ، جنگل کا تنہا آوازہ
کس جانے والے کے غم میں چپ بیٹھا ہے
کس آنے والے کا رستہ دیکھ رہا ہے
تنہائی کے جنگل میں چلتا وہ رستہ
رستے پر اک سبز شجر ہے
تنہائی کا سبز شجر
آوازوں کے اک جنگل میں
خاموش کھڑا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

پذیرائی

دل بڑھا اس کی پذیرائی کو
ہاتھوں میں اٹھائے
سبز جگنو
نقرئی گل
سرخ، نارنجی، سنہری، کانپتی لو کا چراغ!

ایسی گل رو تھی کہ جب آتی نظر کے سامنے
ساری سمتوں میں مہک اٹھتے تھے باغ
ایسی مہ رخ تھی، اندھیرے میں بھی
جب دل کے قریب آتا کبھی اس کا خیال
اس ادا سے سر پہ رکھے
چاند تاروں سے بھرا پورا فلک
جیسے ہو اک چھوٹا سا تھال
ایسی دلبر تھی کہ جب رکھ دیتی
دل کے دل پہ ہاتھ
بھول جاتا زندگی کے رنج
غیروں کے دیے سب زخم
اپنوں سے سنی ہر تلخ بات

KitaabPoint.blogspot.com

اور گئی تو لے گئی
ہر اک خوشی ہر روشنی کو اپنے ساتھ
زندگی کیا جگمگاتی
بجھ گئی جب کائنات
کس طرح زندہ رہا ہوں
عادتاً دھڑکتا کیا دل
راستے میں
بس اسی کے راستے میں
عمر بھر ٹھہرا رہا دل

اور زہے قسمت چلی آتی ہے پھر سے
اپنے چہرے پر سجائے
اک ندامت
مسکراہٹ میں خجالت
(آنکھ میں لیکن وہی پہلی قیامت)
کھل اٹھا ہے دل
بڑھا ہے سر پر رکھے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تمہارا بچپن

تمہارا بچپن تھا شاخ افلاک پر چہکتا
شریر طائر
تمہارا بچپن زمین کی روئیدگی پہ مہکا
گل تمنا
تمہارا بچپن فلک سے
میری پلک پہ اترا ہوا ستارہ
تمہارا بچپن افق سے لمحہ بہ لمحہ
قریہ قریہ بکھرا حسیں اجالا
تمہارا بچپن فضا کے دامن پہ پھیلتے
خوشگوار رنگوں کا ایک منظر
تمہارا بچپن جو ایک خوابیدگی کے لمحے میں
میرے ہاتھوں کی دسترس میں
بس آتے آتے ہی رہ گیا تھا
تمہارا بچپن جو وقت کے ایک تند ریلے میں بہہ گیا تھا!

تمہارا بچپن تھا میرے دل پر خدا کا احساں
تمہارا بچپن تھا نسل آدم سے اس کے خالق کی
ایک امید

KitaabPoint.blogspot.com

تمہارا بچپن تھا خواب ہی خواب' شوق ہی شوق

رنگ ہی رنگ' دید ہی دید

تمہارا بچپن تھا آنے والے نئے زمانوں سے

زندگی کا جمیل پیماں

تمہارا بچپن تھا میرے دل پر

خدا کا احساں

تمہارا بچپن سیاہ رستے کی کیسی منزل پہ

پاؤں رکھتے ہی ڈر گیا ہے

تمہارا بچپن تو میری آنکھوں میں

یاد بن کر ٹھہر گیا ہے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سب رستے مسدود ہوئے تھے

ساری رات
اس ٹین کی ٹوٹی چھت پر کیسی خوف زدہ
بارش ہوتی تھی
سب رستے مسدود ہوئے تھے
اوپر نیچے
آگے پیچھے
میلوں میلوں پھیلا پانی
گدلا پانی
دروازے کی چوکھٹ سے
ان آنکھوں کی دہلیز تک آتا
آسمان پر
چاند ستاروں کی
اس اجڑی فصل میں پھرتا
پیڑوں کے سینے سے اپنا سر ٹکراتا
دیواروں سے آگے
اک دیوار بناتا
گھر کے باہر گونجتا
گھر کی بنیادوں میں گھومتا پانی

KitaabPoint.blogspot.com

سب رستے مسدود ہوئے تھے

ساری رات

اس دل میں یاد کوئی روتی تھی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہمارے ساتھ ساتھ التجا کرو

بہار التجا کرو
کہ مرغزار زندگی میں
شاخسار خواب پر
یہ دو گلاب
ساتھ ساتھ کھل سکیں
خزاں کے ہاتھ سے پرے
جہاں کے غم سے بے نیاز
جھوم کر جدا بھی ہوں
ہوا کے دوش پر کبھی
پلٹ کے پھر لپٹ سکیں
بہار التجا کرو
غبار التجا کرو
کہ ریگ زار زندگی میں
رہ گزار خاک پر
یہ دو بدن
بچھڑ کے پھر سے مل سکیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اے محبت

منزل شوق بے نام و بے ننگ ہے
راستہ تنگ ہے
فرش گل جس کو سمجھا، رہ سنگ ہے
اور امید اس راہ دشوار و پر خار پر چلتے چلتے
لہو رنگ ہے
اب بدن کا لبادہ ہوا دھجیاں
داستان وفا، خونچکاں خونچکاں
کاوش بے سبب
خواہش وصل اب
دل کا عالم عجب
دوش و امروز و فردا کی جانب سے بیگانہ دل
سخت دیوانہ دل
دل کے بے گانگی اک غضب
زندگی کھو چکی تاب و تب
لٹ چکی، جل چکی
آخری تھی بس اک خواب کی سلطنت
اے محبت
اجڑنے کو باقی کہاں اب کوئی مملکت

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کشمیر

اب رات بھی ہو رہی ہے رخصت
مہتاب تو پہلے جا چکا ہے
اب اپنا سیہ علم سمیٹے
تاروں کا جلوس چل رہا ہے
پھر صبح کے پھیلتے ہیں آثار
پھر خواب سے سب کو جاگنا ہے
اٹھتا ہے بہت سویرے سورج
ہر چند کہ بوڑھا ہو چکا ہے
آنکھوں پہ لگا کے زرد عینک
دنیا پہ نگاہ ڈالتا ہے
مغرب میں بہار کا وہ عالم
سر سبز شمال کی فضا ہے

لیکن یہ جنوب اور مشرق
کیا جانئے ان کی کیا خطا ہے
بے نور ہیں کیسے ان کی آنکھیں
کیوں چہرہ بھلا ستا ہوا ہے
ملبوس اگر شکن شکن تھا

KitaabPoint.blogspot.com

کیوں جسم بھی زخم زخم سا ہے
پاؤں میں تو خیر آبلے تھے
پر خار جو دل میں گڑ گیا ہے

بدلا ہے ضرور سارا عالم
یہ عکس مگر جما ہوا ہے
وادی میں چنار جل رہے ہیں
دریا میں لہو بھرا ہوا ہے
منظر یہ پچاس سال پہلا
پتھر پہ لکیر ہو گیا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بے بس

مری صدیوں پہ پھیلی زندگی کو صرف دو اک پل گوارا کر
کبھی اے دو جہانوں کے خدا
بازار دنیا کا نظارہ کر
یہاں نیکی کی قیمت روز گرتی ہے
یہاں سچائی کا سکہ نہیں چلتا
یہاں پھیلے اندھیروں میں چراغ دل نہیں جلتا
ہے کیا سستا یہاں' کیا بیش قیمت ہے
یہاں کیا فتح ہے اور کیا ہزیمت ہے
اگر انصاف ہے
کیا اس کی صورت ہے؟
کس نے یہ جو اندازہ کیا' کس کا؟
کسی نے یہ جو آوازہ کسا' کس پر؟
ابھی جو آسماں ٹوٹا
گرا کس پر؟

کسی نے اپنے چہرے کی سیاہی
شب کے ماتھے پر لگائی ہے
کسی نے دل کی کالک

KitaabPoint.blogspot.com

دن کے چہرے پر سجائی ہے
کسی نے اپنا گندہ اور پھٹا جوتا
کسی جانب اچھالا ہے
کسی نے اپنا داغوں سے بھرا چولا
کسی کے تن پہ ڈالا ہے
یہ وہ حمام ہے، جس میں سبھی ننگے
کسی کا تن ڈھکا دیکھیں تو
تالی پیٹتے ہیں، کھلکھلاتے ہیں
یہاں جسموں کے سوداگر
کسی کی روح کو بھی بیچ کھاتے ہیں
یہاں پر دھند ہے ایسی
دھواں ایسا
نظر آتا نہیں کوئی، کسی جیسا
کہاں ہے دو جہانوں کے خدا
میری مدد کو آ
صدا سن کر پسیجا تھا وہ رحمن و رحیم اک دن
اتر آیا تھا بام عرش سے وہ رب یوم دیں

اور اب لاچار و بے کس ہے
وہ رب العالمین
لاکھوں خداؤں کے قوی نرغے میں
بے بس ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

عکس کس کا ہے

نہیں میرا نہیں ہے!
یا مری آنکھیں نہیں ہیں
یا مرا چہرہ نہیں ہے
میرا چہرہ
اور خزاں دیدہ گلوں جیسی یہ رنگت
زرد پیشانی پہ پھیلی
دائرہ در دائرہ وحشت
یہ ہونٹوں کے کناروں پر سیہ حسرت
کھنڈر جیسے بدن پر سخت ویرانی
بظاہر بے نیازی اور باطن میں پریشانی
مری صورت میں یا دنیا میں ہے
یہ نقص کس کا ہے
اگر آنکھیں مری ہیں
آئینے میں عکس کس کا ہے؟

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

آنسو نہیں بہتے

مری آنکھوں سے یہ جو قطرہ قطرہ بہہ رہی ہے
یہ محبت ہے!
بہت بیکار سا اک رنج اپنے جسم پر
جو سہہ رہی ہے
یہ محبت ہے!
بھلا تم نے نہیں دیکھے
مرے پاؤں پہ
ہلکی ریت کے ذرے
مرے ملبوس پر شکنیں
مرے چہرے پہ یہ گہری اداسی
اور مرے بالوں پہ یہ جو دھوپ سی اک جم گئی ہے
یہ محبت ہے!
محبت کے سوا
دنیا کو ٹھوکر مار کر لمبے سفر پر کون جاتا ہے
محبت کے سوا اتنی اذیت کون اٹھاتا ہے
تماشا کون بنتا ہے
تماشا کب بناتا ہے

KitaabPoint.blogspot.com

زمیں کی آخری حد تک چلے جاتے' مرے پاؤں میں
چھالے ہیں
مری آنکھوں کے آگے
ریت پر سائے ذرا کچھ اور لمبے ہوتے جاتے ہیں
ابھی اس جسم پر اک شام اترے گی
ابھی اس دل میں کالی رات آئے گی
ابھی اک موت جیسی خامشی
ہونٹوں پہ چھائے گی

تمہیں معلوم ہے ایسی خموشی سے
محبت کے سوا راتیں نہیں کٹتیں
محبت کے سوا انسان اتنے دکھ نہیں سہتے
محبت کے بغیر آنسو نہیں بہتے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

اب جو پلٹ بھی آؤ

اب جو پلٹ بھی آؤ
سوچو کتنا آگے جا سکتے تھے
پہلے در مہتاب سے پھر تم بوئے گلاب سے گزرے
پہلے رنگ شباب سے پھر تم میرے خواب سے گزرے
اب جو پلٹ بھی آؤ
بولو کتنا نیچے گر سکتے تھے
پہلے بام ہنر سے پھر دیوار خبر سے گرے ہو
پہلے خواب کے در سے پھر تم میری نظر سے گرے ہو
اب آگے پاتال ہے
جانا چاہو شوق سے جاؤ
جینا مرنا بے معنی ہے
اب جو پلٹ بھی آؤ

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جس انگلی کی شہادت جھوٹی

کس کے چہرے پر اپنی آنکھیں ڈھونڈو گے
سب چہرے اک جیسے ہیں
کس کے غم کے پاتالوں میں زینہ زینہ اترو گے
اور خوابوں کی توہین کرو گے
سچ کی خاک اڑاؤ گے
مہتاب تمہارا کیمیا گر کی قید میں ہے
اور شب کالی
مہتاب کنویں سے اس انگلی کے اشارے پر نکلے گا
جس انگلی کی شہادت جھوٹی ہے
کس کی آنکھوں میں اپنا چہرہ دیکھو گے
سب آنکھیں بالکل اندھی ہیں
جب آنکھیں ڈھونڈنے
چہرہ کھو جنے جاؤ گے
پچھتاؤ گے
مہتاب تمہارا کیمیا گر کی قید میں ہے
اور شب کالی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بہتر ہے نہ ایسے خواب دیکھو

بہتر ہے نہ میرے خواب دیکھو
پتھر میں نہ جوئے آب دیکھو
ممکن ہی نہیں ہے یہ تمنا
تم رات میں آفتاب دیکھو

جس ابر سے شبنمیں ہوئے تم
جس خواب سے ریشمیں ہوئے تم
وہ ابر تو پچھلے موسموں میں
یہ جاں یہ بدن بھگو چکا ہے
وہ خواب تو کب کا راستے میں
اس آنکھ سے گر کے کھو چکا ہے
سورج، جو مرے نصیب کا تھا
وہ شب سے لپٹ کے سو چکا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

تم جانتے تھے

غم
محبت کی قسمت ہے
تم جانتے تھے
تو تب سوچنا تھا
جب اس راستے پر قدم رکھ رہے تھے
تمہیں کتنا اپنوں نے غیروں نے روکا
تمہارے اس آشفتہ دل کو
زمانے نے ٹوکا
تمہیں جنگلوں سے، پہاڑوں سے
دریاؤں سے خارزاروں سے سب نے ڈرایا
سبھی نے بتایا
کہ اس راہ کی کوئی منزل نہیں ہے
نہ پہنچو تو تب بھی بدن کی ہزیمت ہے
جی کا زیاں ہے
پہنچ جاؤ تب بھی یہ حاصل نہیں ہے،
یہ سن کر تو تم سب کو دشمن ہی گردانتے تھے

چلو تم بہت سادہ دل ہی سہی

KitaabPoint.blogspot.com

اب یہ بار ندامت اتارو

یہ پانی میں ڈوبی ہوئی اپنی آنکھیں اٹھاؤ

انہیں اپنے ٹوٹے ہوئے زرد چہرے پہ پھر سے سجاؤ

ذرا مسکراؤ

محبت کی قسمت میں غم ہے

یہ تم جانتے تھے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

کون اس چپ کے کالے قفل کو توڑے گا

پیشانی پر داغ پڑا ہے
کس کے غم کا
آنکھوں پر کیسا پردہ ہے
قطرہ قطرہ مل کر دریا بننے والے
اشکوں کے اک بوجھل نم کا
دل میں شور اٹھا' سب جینے والوں کے
بے معنی جیون کے ماتم کا

کیا دنیا کا سایا اتنا۔۔۔۔۔۔
اتنا کالا ہو سکتا ہے
دن کی جیتی جاگتی دھوپ پہ یہ پھیلا کر
اس کے سندر روپ کو دھندلا کر سکتا ہے
خوشیوں کے اک جھلمل کرتے باغ کو صحرا کر سکتا ہے
رات میں سچ کے آئینے کو
ریزہ ریزہ کر سکتا ہے
چاہنے اور سراہنے والی آنکھیں چھین کے
تنہا کو کچھ اور بھی تنہا کر سکتا ہے

KitaabPoint.blogspot.com

آئینے میں چہرہ دیکھ کے ڈر لگتا ہے
پیشانی پر یہ کس کے انکار کا جھوٹا داغ پڑا ہے
آنکھوں پر شیشے گہرے ہیں
ہونٹوں پر چپ کے پہرے ہیں
تن میں پاگل عشق نے
ایسا زہر بھرا ہے
تنہائی کا آبلہ پھر سے پھوٹ بہا ہے
خالی چہرہ
دکھتے دل سے پوچھ رہا ہے
کون ان بے معنی جینے والوں کی بھیڑ کو چھوڑے گا
کون اس چپ کے کالے قفل کو توڑے گا
کون اس گہرے نیلے زخم کے لب پر اپنے لب رکھ کر
اس جسم سے زہر نچوڑے گا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بازدید۔ ۳

کئی منزلوں کے سفر کے بعد
پلٹ کے دیکھا تو یہ کھلا
کہ طلب کی راہ میں کچھ نہیں
یہ ہزار کوس کا فاصلہ
یہ حیات و موت کا سلسلہ

کئی حسرتوں کے سفر کے بعد
پتہ چلا' ابھی تلک
وہ جو آنکھ میں تھا چھپا ہوا
وہی خواب' شب کے کنار پر
وہ جو خون میں تھا گھلا ہوا
وہی عشق
دل کے مدار پر
وہ جو بے قرار رہی سدا
وہی ناصبور نگاہ
صورت یار پر
جو وجود زینت دار تھا
سو وہی وجود ہے
اب بھی وقت کی دھار پر

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

جہنم ہم نہیں ہیں

ہم نہیں پتھر کے بت اور برف کے پیکر
نہیں ہم رنج کے خوگر
اگر یہ عشق کی آتش ہی اصل زندگی ہے
خواہش بے حد ہی حد آخری ہے
لذت جاں کی طلب میں
بے خودی کے ہر سبب میں
ہم کسی سے کم نہیں ہیں

بوسہ پیہم سے گرچہ لب ہمارے نم نہیں ہیں
ہجر کا اک یخ جہنم
ہم نہیں ہیں
درد محرومی کے اسباب و عوامل دوسرے ہیں
ہجر کی سازش میں شامل دوسرے ہیں
ہم نہیں ہیں ہم میں حائل دوسرے ہیں

حدیث دل سے پگھلتے جسم
جلتے جسم
قابو سے نکلتے جسم

KitaabPoint.blogspot.com

میداں میں صف آرا ہی سہی

وجہ تصادم دوسرے ہیں

ہاں جہنم دوسرے ہیں!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نیند آتی نہیں

آنکھ حیران ہے
آنکھ کے سامنے
صبح آتی ہے آ کر گذر جاتی ہے
شام آتی ہے پل بھر ٹھہر جاتی ہے
رات آتی ہے
اور پھر گذرتی نہیں
چاند تارے زمیں پر اتر آتے ہیں
بات کرتی ہے سرگوشیوں میں ہوا
پھول ہی پھول سانسوں میں کھل جاتے ہیں
دھیان کے روزنوں سے ترے خواب سب
جھانکتے ہیں، مگر پاس آتے نہیں
جھلملاتی ہے امید
پر زندگی
ایک امید پر مسکراتی نہیں
رات آتی ہے آ کر ٹھہر جاتی ہے
نیند آتی نہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

لارنس کالج

شام ہے جدائی کی
چیڑ کے درختوں میں
پھر ہوا سنکتی ہے
دور سامنے پھیلے
گھپ سیاہ بادل سے
بوندیاں برستی ہیں
ٹین کی چھتوں پر اک
جلترنگ بجتا ہے
اور برف اترتی ہے

دھیرے دھیرے گرتی ہے
سرخ برجیوں والی
زرد روعمارت کے
بے امان چہرے پر
دور دور تک پھیلے
بے نشاں رستوں پر
سامنے درختوں پر

KitaabPoint.blogspot.com

دور دور تک پھیلے
جنگلوں تلک جاتے
بے نشان رستوں میں
سامنے درختوں میں
کس قدر خموشی ہے

اس قدر خموشی میں
میرے دل پہ گرتی ہے
برف بھی اداسی بھی
شام بھی جدائی بھی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

فون پر

بہت دور ہو تم
تمہارے بنا میں اکیلی بہت ہو گئی ہوں
یہاں ہر طرف اجنبی لوگ ہیں
برف ہے
پاؤں سے سر تلک
آنکھ سے دل تلک
ایک یخ بستگی کے سوا کچھ نہیں
رات بھر باد و باراں کا طوفان تھا
میں نے گھبرا کے آواز دی تھی
تمہاری سماعت تلک کیا پہنچتی
کہ رستے میں تھا کرہ زمہریری
صدا برف کی قاش بن کر
وہیں تھم گئی تھی
صدا راستے میں کہیں جم گئی تھی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہوا سرد ہے

ہوا سرد ہے
اور پھولوں کے رخسار برفیلے ہیں
سب شجر سر برہنہ ہیں
اور گھاس مرجھا گئی ہے

ہوا سرد ہے
اور فضا کی نمی
جو نشیبوں پہ ہلکی
پہاڑوں پہ گہری سپیدی بنی ہے
بہت دور
حد نظر سے پرے تک
بہت زرد کہرے کی چادر تنی ہے
ہوا سرد ہے
ایسی ٹھنڈک میں آنکھیں بھی
رہ رہ کے دھندلانے لگتی ہیں
اونچے پہاڑوں کے اس پار ہو تم
یہاں اپنے پاؤں تلے
راستہ دیکھنا سخت دشوار ہے
اور ہوا سرد ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

فروغ درد سے

گداز ہے
یہ دل گداز ہے فروغ درد سے
جو زندگی کے جسم پر ہے مستقل
اسی قبائے زرد سے
کسی کے رخ پہ پھیلتی خزاں سے
آنکھ میں اک اشک گرم سے
جو دل میں گھٹ کے رہ گئی ہے
ایک آہ سرد سے
سرود غم سے
خواب منتشر سے
اور سکوت آرزوئے شب نورد سے
گداز ہے
یہ دل گداز ہے فروغ درد سے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

زمین کیوں بنائی

فلک کیوں بنایا
ستاروں سے آگے ستارے بنائے
ستاروں سے پھر کہکشائیں سجائیں
بہت کہکشاؤں سے آگے، بہت کہکشائیں
بہت فاصلے۔۔۔۔
فاصلوں سے بھی آگے، بہت فاصلے
چار سمتیں
کبھی چھ کبھی سات سمتیں بنائیں
کبھی ساری سمتیں مٹائیں
کبھی نور سے نور پیدا کیا
اور کبھی تیرگی، تیرگی سے
اندھیرے کا آخر اجالا
اجالے کا انجام اندھیرا
شہاب اور ثاقب
کہیں آگ ہی آگ آگے
کہیں برف ہی برف پیچھے
حقیقت میں کوئی نہ آگے نہ پیچھے
فقط شعبدے

KitaabPoint.blogspot.com

بس کشش اور ثقل اور ایتھر

چلو یہ اگر بن گیا تھا
بہت تھا
زمین کیوں بنائی
فضائیں، ہوائیں بنائیں
پہاڑ اور سمندر بنائے
یہ پھل پھول اور کھیتیاں اور جنگل
ہزاروں طرح کے پرندے
کروڑوں طرح کے جناور
یہ پانی میں چھوٹی بڑی مچھلیاں
تا کہ چھوٹی کو کھائے بڑی
اور طاقت میں کم کو زیادہ
زمیں پر یہ انساں
یہ حیوان ناطق
درندوں کا سردار
دو پاؤں پر اک بدن کو اٹھانے پہ نازاں
اور اس کے کئی روپ بہروپ
سائے ہی سائے
کبھی دھوپ ہی دھوپ
رشتوں کی زنجیر

KitaabPoint.blogspot.com

جس میں ہیں مہر و مروت کی
ظلم و عداوت کی کڑیاں
یہ رشتوں کی زنجیر
جس میں بندھی
ابن آدم کی اور بنت حوا کی تقدیر
تقدیر
جس سے ہیں سب سخت بیزار دل گیر و نالاں
یہ جھوٹ اور سچ کے
ادلتے بدلتے قوانین و میزاں
قوانین و میزاں کہ جن سے ہراساں
یہ مخلوق
نادار و بیکار و وحشت زدہ سراسیمہ
مخلوق
بے راہ و بے سمت و حیراں

چلو یہ اگر بن گیا تھا
بہت تھا
مجھے کیوں بنایا
مری عقل کو کیوں بتائی حقیقت
زمین و زماں کی
مکاں لامکاں کی

KitaabPoint.blogspot.com

یقین وگماں کی

مرے سر پہ پھیلے ہوئے آسماں کی

مری عقل کو یہ حقیقت بتا کر

زمیں کے بجائے

مجھے آسماں کی طرف دیکھنا کیوں سکھایا؟

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دستک

بہت سنسان ہستی کا مکاں ہے
بس کسی بے اعتنائی، خود فراموشی میں کٹتے دن
بہت چپ چاپ سی راتیں
نہ آنکھوں میں ستارے
اور نہ ہونٹوں پر کوئی نغمہ
دریچے سے کبھی جھانکی
نہ اپنے حجلۂ غم سے کبھی
باہر میں آئی
ہر طرف پھیلا ہوا ہے دشت تنہائی
ہوا پیغام بھی لائی
مگر میں نے نہیں رکھا
ہتھیلی پر کوئی وعدہ
کسی کے خواب کب دیکھے
کہاں باندھا رفاقت کا ارادہ

پھر تمناؤں کے اس فرسودہ در پر
کس کا پاگل پن ہے
جو رہ رہ کے ایسی
گونگی دستک دے رہا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بہت سرسبز ہو تم

بہت سرسبز ہو تم
اور مرے تن پر خزاں کی آمد آمد ہے

نجانے کیسے بے آواز لمحوں میں
تمہارے دل نے میرے قرب کی
بیکار خواہش کی
مرے دل میں نہ ان لمحوں کا جادو ہے
نہ اس خواہش کی خوشبو ہے
تمہاری جگمگاتی آنکھوں کے تارے
میری ان بے خواب آنکھوں تک پہنچنے سے
ذرا پہلے
خلا میں کھو چکے ہیں
جن لبوں کی آرزو میں
تم مہکتے ہو
بہت پہلے کسی موسم کی شدت سے
یہ دونوں پھول پیلے ہو چکے ہیں

کس قدر سرسبز ہو تم

KitaabPoint.blogspot.com

اور مرے دل میں

خزاں کی آمد آمد ہے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

یہ فیصلہ تو

وہ خوب تھا کہ ستارا
پلک پہ سو بھی چکا
اک اشک دل میں گرا
اور گر کے کھو بھی چکا
میں تجھ سے دور رہوں
اور تمام عمر ہی دور
یہ فیصلہ تو کہیں۔۔۔۔آسماں پہ
ہو بھی چکا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

شب آمادگی آئی نہیں تھی

مرے دل کی کہانی میں
کسی کا نام آیا تھا
تو شہر کم نظر کے ہاتھ
اک الزام آیا تھا
کئی حیران آنکھوں میں
تپش بھی تھی
مگر اپنی نگاہوں میں
خلش بھی تھی
شب آمادگی کی راہ میں
پتھر کی صورت
پھر دل ناکام آیا تھا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

استسقا

جب سے بارش خفا ہوگئی ہے
مرے شہر کے سب شجر
خاک کی زرد پوشاک پہنے ہوئے ہیں
چمن میں گلوں کے ملائم بدن جل چکے ہیں
بھلا تتلیاں کیا جئیں گی
کہ اب تو پرندے بھی انجان دیسوں کو
ہجرت کیے جا رہے ہیں
نگاہوں سے سب راستوں تک
گھروں سے دلوں تک
بس اک دھول سی اڑ رہی ہے
یہ کس کے گناہوں کی پاداش میں
شہر میدان کرب و بلا بن گیا
ہر طرف العطش کی صدا ہے
بھلا ساری مخلوق کا جرم کیا ہے
اگر یہ سزا ہے
بتا خالق ابر و باراں
بتا مالک شہر یاراں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

سوادِ جاں میں

یہ ٹھیک ہے کہ زندگی بہت ہی رست خیز ہے
یہ ٹھیک ہے کہ وقت کا بہاؤ سخت تیز ہے
بہت ہماہمی بھی ہو
بہت رواروی بھی ہو
سوادِ جاں میں وقت بے ثبوت بھی تو آتا ہے
بالآخر ایک لمحۂ سکوت بھی تو آتا ہے
کہ آدمی یہ سوچتا ہے
آدمی کا زندگی پہ اختیار کچھ نہیں
کہ آدمی کا آدمی پہ اعتبار کچھ نہیں
پسِ خزاں نہیں ہے کچھ
پسِ بہار کچھ نہیں
یہ جسم ناصبور
قلب بے قرار کچھ نہیں
جلالِ عشق ہے گماں
جمالِ یار کچھ نہیں

وہ شعلگی تھی نفس کی
جلال تو نہیں تھا وہ

KitaabPoint.blogspot.com

بس عکس رنگ ذات تھا' جمال تو نہیں تھا وہ
وجود زخم تھا یہ اندمال تو نہیں تھا وہ
وصال کا خیال تھا' وصال تو نہیں تھا وہ
فریب تھا کمال کا
کمال تو نہیں تھا وہ

بہت رواروی بھی ہو
بہت ہماہمی بھی ہو
چلو یہ مانتے ہیں زندگی میں کچھ کمی بھی ہو
بالآخر ایک لمحہء سکوت بھی تو آتا ہے
سواد جاں میں
وقت باثبوت بھی تو آتا ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

غیروں نے نہیں دیکھا

اک پھول کھلا دل میں
آنکھوں نے نہیں دیکھا
کیا خواب کا منظر تھا
غیروں نے نہیں دیکھا
باتوں میں اشارے تھے
راہوں میں ستارے تھے
بدلا ہوا موسم تھا
کیا جشن کا عالم تھا
غیروں نے نہیں دیکھا
وہ مجھ سے ملا دل میں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

ہیں شوق سے زرنگار اب تک

کیوں آج بھلا بجھے بجھے ہو
کیا بات ہے جس کو سوچتے ہو
کیا رنج ہے جس میں گھر گئے ہو

آغاز نہیں یہ دوستی کا
اب اس کو ہوا ہے اک زمانہ
یک جان نہیں تو ہم سخن ہیں
رشتہ یہ نہیں ہے غائبانہ
یہ میری تمہاری زندگی ہے
یہ غیر کا تو نہیں فسانہ

کچھ درد ہمارے مشترک ہیں
کچھ زخم جدا جدا بھی ہوں گے
ہم آج اگر ہیں دوست تو کیا
پہلے کہیں مبتلا بھی ہوں گے

تکلیف تمہیں جو دے رہے ہیں
مانا کہ یہ دل کے داغ ہیں سب

KitaabPoint.blogspot.com

میں گھر میں انہیں اگر سجاؤں
یہ پھول یہی چراغ ہیں سب

تم دور کہیں بھٹک رہے ہو
ظاہر میں کھڑے ہو ساتھ میرے
کیوں گنگ ہوئے ہیں لب تمہارے
جامد ہوئے لفظ سب تمہارے
رکھ دو کوئی حرف آشنائی
پھیلے ہیں یہ دونوں ہاتھ میرے

ہیں شوق سے زرنگار اب تک
ان آنکھوں کے سارے خواب دیکھو
اترے چلے آتے ہیں ستارے
جھکتا ہوا ماہتاب دیکھو
یہ وقت نہیں ہے اس زمیں کا
صدیوں کا یہ انتخاب دیکھو
آؤ مرے پاس بیٹھ کر تم
اس رات کی آب و تاب دیکھو

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

طلب سے آگے بھی

خواب کو ڈھونڈنے کہاں جائیں
نیند پھیلی ہے شب سے آگے بھی

کیا عجب، خواہشوں کا جنگل ہو
خواہش بے سبب سے آگے بھی

دشت امید میں بھٹکتے ہیں
کچھ نہ کچھ ہے طلب سے آگے بھی

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

بعد از الف لیلہ ولیلہ

شہرزاد آنکھ اٹھا

شہرزاد آنکھ اٹھا اور زمانے بھر کو

آج کی رات بھی افسانہ سنا

ایسا افسانہ جو مربوط ہو ان ایک ہزار ایک کی

زنجیر کے ساتھ

شہرزاد

ایک ہزار ایک سے زائد راتیں

ایک ہزار ایک سے زائد صدیاں

کتنی صدیوں کی ہزیمت کی یہ زنجیر ہے لپٹی

تری تقدیر کے ساتھ

کن المناک شبوں میں یہ بتایا تو نے

تیری آنکھیں ہیں!

زباں بھی ہے!

ترا ذہن بھی ہے

اور ہر صبح کے سورج نے یہ دیکھا

ترے آقا کی نگاہوں میں

عجب شوق کی چنگاری ہے

جو بقا کے لئے لازم تھی

KitaabPoint.blogspot.com

تو وہ شرط نہیں ہاری ہے
آج کی شب بھی تری باری ہے

دل گرفتہ ہے، سراسیمہ ہے کیوں
سر کو اٹھا
اور زمانے کو سنا
اک نیا قصہ کہ جس میں شامل
تیرا دل بھی ہو
ترا جسم بھی ہو
دل کہ جس کی کوئی قیمت ہی نہیں
جسم، جس کی کوئی عزت ہی نہیں
شہرزاد
ایک ہزار ایک شبوں
ایک ہزار ایک فسانوں سے جدا
آج کا افسانہ ہو
جس میں شامل تن پامال ہو تیرا
دل دیوانہ ہو
تیرے آقا کی ہو وہ مرگ
ترے ہاتھ میں جس موت کا پروانہ ہو!!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

خواب اک پھول ہے محرومی کا

خواب
اک پھول ہے محرومی کا
کیوں کوئی نیند کے سیال میں ڈوبے
تو ابھرتا نہیں
اور کوئی سطح پہ حیران کھڑا رہتا ہے
وہ جو آسودہ خاطر ہیں
بہت نیند کے شیدائی ہیں
وہ جو رنجیدہ ہیں
آوارہ ہیں' سودائی ہیں
زندگی
کچھ کو تو آغوش میں لے لیتی ہے
بہلاتی ہے
کچھ کو بس چھو کے گذر جاتی ہے
کچھ چمن بیچ کے سو جاتے ہیں
کچھ
بس اک خواب اٹھا لاتے ہیں

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

چوک پر آئینہ

احتجاج'

اب دلوں سے زبانوں تلک آ چکا

ہاتھ میں ہاتھ ڈالے

گھروں سے نکل کر سبھی لوگ بازار میں آ گئے ہیں

دہکتے ہوئے سرخ چہرے' تڑپتے ہوئے جسم

آنکھوں میں چنگاریاں ہیں

ہجوم ایک دیوانگی میں مسلسل بڑھا آ رہا ہے

یہی عزم لے کر کہ اب ظلم کو نیست و نابود کرنے سے کم پر

کوئی شخص راضی نہیں

چار جانب سے بڑھتے ہوئے سارے لوگوں کی منزل ہے

اک چوک' جس کے سبھی راستے

گھوم پھر کے بھی ایوان بالا کو جاتے ہیں

لوگوں کے ہاتھوں میں کتبے ہیں

ہونٹوں پہ نعرے ہیں

دل میں وہ طوفاں ہے

ایواں تو کیا آسماں کو ہلا دے

KitaabPoint.blogspot.com

بہت گرم سورج کے نیچے

بہت بے مروت زمیں پر

بہت آخری فیصلے سے ذرا پیشتر

لوگ رک کر

دعا کے لئے آسماں کی طرف دیکھتے ہیں

بھلائے ہوئے ایک وعدہ

کہ جس طرح کی قوم ہوگی

اسی طرح کے حکمران ہی مسلط کئے جائیں گے

اس سے پہلے یہ وعدہ فراموش، نعرہ زناں، مشتعل لوگ

پہنچیں

وہاں چوک پر آئینہ لگ چکا ہے!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دور

آؤ اب دور چلیں شہر دل آزار سے دور
کوچ کر جائیں کسی اور نگر کی جانب
منزل خواب سے آگے کسی در کی جانب
شوق سے، وعدہ و پیمان سے آگے جائیں
وصل اور ہجر کے امکان سے آگے جائیں
ایسی بے مہر خزاؤں سے بہاروں سے پرے
چاند سے دور کہیں اور ستاروں سے پرے
اب چلے جایئے گر ساتھ ہوا لے جائے
اب چلے جایئے جس سمت خدا لے جائے
اب کہیں دور چلیں کوچہ ء دلدار سے دور

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

مری خواب گاہ میں

مجھے وہم تھا
مری خواب گاہ میں کوئی شے ہے چھپی ہوئی
کوئی سبز، سرخ لکیری
جو نظر اٹھاؤں تو ایک چیز حقیری
جو نظر بچے تو عجب طرح سے وہ جی اٹھے
کبھی رینگتی ہوئی فرش کے تن زرد پر
کبھی کانپتی ہوئی میرے بستر سرد پر
جو سرہانے آ کے سمٹ گئی
تو وہیں پہ نیند اچٹ گئی
کسی شب کو خواب کے پاس سے جو گزر گئی
تو وہاں سے خواب ہی کٹ گیا
کبھی سچ کی طرح مری نگاہ پہ کھل گئی
کبھی واہمہ سا مری نظر سے لپٹ گیا
ابھی پائیدان کے پاس تھی
ابھی در میں ہے
کبھی خواب سا رگ و پے میں میرے اتر گیا
کبھی سنسنی سی کمر میں ہے
نہ میں جاگ پاؤں نہ سو سکوں

KitaabPoint.blogspot.com

اور اسی سیاہ خیال میں
نہ ہنسوں، نہ کھل کے میں رو سکوں

کہ وہ جھولتی ہوئی جھالروں سے چمٹ کے
چھت سے لٹک گئی
کہ وہ چھت سے رینگتی رینگتی
جو مرے بدن پہ چھلک گئی
اسی ڈر سے آنکھ دھڑک گئی

مرے گھر میں کوئی نہ آئے گا
کہ میں ہاتھ تھام کے تختِ جاں سے اتر سکوں
مرے دل میں کوئی نہ آئے گا
کہ میں دل کی بات ہی کر سکوں
وہ سکوت ہے
کہ نہ جی سکوں نہ میں مر سکوں

کبھی وہم تھا
مگر اب گماں ہے یقین پر
مری خواب گاہ میں سانپ ہے
میں رکھوں، نہ پاؤں زمین پر!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

محبت زندگی سے بھی ضروری تھی

کہاں ہوں میں
کہاں ہے تو
زمانوں سے مجھے اک جستجو
دل بے نیاز ہاؤ ہو
تو ماورائے رنگ و بو۔۔۔۔۔
شام سفر
امید ہی راہوار ہے میرا
ستارہ شام کا حد نظر سے بھی کچھ آگے
اڑتا جاتا ہے
ہوائیں میرا پیچھا کر رہی ہیں
زندگی کو راستے کے موڑ پر رکھ کر
میں شاید بھول آئی ہوں
کہاں ہے تو
کہاں ہے تو، زمیں کا رنگ
پھیکا پڑ گیا ہے
دھوپ ڈھولنے سے بھی کچھ پہلے
اندھیرا منظروں پر پھیلتا ہے
آسماں اپنے کناروں سے نکل کر بہہ رہا ہے

KitaabPoint.blogspot.com

لوگ یادوں جسے بھی پیچھے رہ گئے ہیں
راستے پر رات کی آہٹ!

کہاں ہوں میں
کہاں ہوں میں کہ سارے لوگ
یادوں سے بھی پیچھے رہ گئے ہیں
لوگ سارے لوگ
سارے، درد میں بھیگے ہوئے
اور آس میں لتھڑے ہوئے
سب، زندگی اپنے تھکے کاندھوں پہ لادے
منزلوں پیچھے رکے ہوں گے
رکے ہوں گے، پلٹ کر جا چکے ہوں گے
خدا جانے۔۔۔۔۔۔۔
کہاں ہے دل
کہاں ہے دل، نہیں تھا
ہاں مگر میں نے یہ سمجھا تھا
کہ میری جستجو کے ساتھ ہے
سارے جہاں کے رنگ و بو کے ساتھ ہے
اور زندگی کی آرزو کے ساتھ ہے
گرچہ محبت زندگی سے بھی ضروری تھی
مگر اب تو
بہت ہلکی کسک سی ہے

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

وفا کا زمانہ

وفا کا زمانہ کہ جیسے بہت دور افتادہ
کالی زمینوں کی گہری تہیں
ان سے گہری تہوں میں ہو مدفون کوئی خزانہ
پراسرار تاریکیوں کے نہاں میں عیاں
اک اجالا
سمندر کے نیچے سمندر
سمندر کے سینے میں صدیوں سے خاموش لیٹی
چٹانوں میں پوشیدہ مونگا
سمندر میں سیپی کا
سیپی میں موتی کا امکاں
کہیں ریت کی چمچماہٹ میں
چاندی
کہیں دھوپ کی جگمگاہٹ میں
سونا

وفا کا زمانہ
ترے آسمانوں کا
میری زمینوں کو تحفہ

KitaabPoint.blogspot.com

زمیں پر وہ قحطِ محبت

"کہ یاراں فراموش کردند" نامِ خدا

دردِ انساں

وفا کا زمانہ ترے آسمانوں کا

میری زمینوں سے وعدہ

یہ وعدہ وفا ہو

جو ہو آسماں کا ارادہ

یہ وعدہ وفا ہو

اگر ہو زمیں کو تمنا

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

نروان

خدا نے مرے دل پہ جب ہاتھ رکھا
بتایا
ہر اک چیز غم ہے
حیات ایک نامختتم رنج کا سلسلہ ہے
یہاں خواہش زر کا
نام آوری کی تمنا کا حاصل
محبت کا نفرت کا انجام
الم ہے
خدا نے مرے دل پہ جب ہاتھ رکھا
بتایا
ہر اک شے گذر جانے والی ہے
پھل پھول سبزہ
سمندر، پہاڑ اور میداں
بہار و خزاں
ابر و باراں
زمستان
ہر اک جاندار اور بے جاں
مکاں، لامکاں سب دھواں

KitaabPoint.blogspot.com

سب گماں ہے

خدا نے مرے دل پہ جب ہاتھ رکھا
بتایا

ہر اک شے عدم ہے
یہ شمس و قمر کہکشاں و نجوم
اور شام و سحر
اور مہ و سال
اور وقت
ہر شے کا انجام آخر فنا ہے
زمینوں زمانوں سے آگے خلا ہے
ہر اک چیز زندہ
مگر ہر قدم
موت کی ہم قدم ہے!
جو ہر شے عدم ہے
تو کس بات کا تجھ کو غم ہے
جو ہر شے گزر جانے والی ہے
آخر عدم ہے
تو پھر کیسا غم ہے
کہ جینے میں بھی موت دیکھی

KitaabPoint.blogspot.com

جو راحت میں غم کا مزا تو نے چکھا

خدا نے یہ پوچھا

جب اس نے مرے آبلے جیسے دکھتے ہوئے دل پہ

معجز نما ہاتھ رکھا!

◆◆◆

KitaabPoint.blogspot.com

دھند گہری ہو رہی ہے

اک کھیل
جس کے سب کے سب کردار اصلی ہیں
یہ میں اور تم، یہی وہ اور سب
جن کو نہیں معلوم
کیا اصلی ہے کیا نقلی
اک ایسا کھیل، جس کو لکھنے والے نے لکھا ہے
نیند کے اور جاگنے کے درمیاں!
اس کھیل میں وقفے بھی آتے ہیں
برابر زندگی کے ایک وقفہ ہے
مگر وقفے میں بھی یہ کھیل جاری ہے
ہدایت کار نے اس ضمن میں کوئی ہدایت دی تو ہوگی
ہاں، مگر پروا ہدایت کار کی کس کو
سو اب اس وقت سے اس وقت تک
اور آنے والے وقت تک
یہ کھیل جاری ہے
بہت بے چین ہو؟
اچھا تو لو اب پردہ اٹھتا ہے
مگر منظر؟

KitaabPoint.blogspot.com

چلو اب فرض کرلو کوئی۔۔۔۔۔۔۔

منظر

میں: اگر چہ ڈھونڈنے نکلے تو ہیں پر رات کالی ہے ذرا۔

تم: اب صدا دینی پڑے گی۔۔۔

وہ: صدا خود روشنی ہے جب کہ ہم دشت طلب میں ہیں صدا دینی پڑے گی!

سب: کوئی ہے" کوئی ہے؟ کوئی اگر ہے تو پکارے۔

میں: خموشی؟ کیا انوکھی خامشی ہے۔۔۔۔

تم: درختوں سے ابھرتی' راستوں پر پھیلتی یہ خامشی۔

وہ: کس قدر تنہا کے یہ جھنڈ' آنکھوں سے آگے پھیلتے یہ راستے۔

صحرا میں کب ہوتے ہیں ایسے جھنڈ' ایسے راستے!

سب: ہے کوئی صحرا میں یا.....؟

میں: دیکھنا وہ چاند نکلا ہے' ذرا دیکھو تو۔۔۔

تم: صحرا کی چاندی پر جو بکھرے چاند کا سونا تو کیسا رنگ بنتا ہے انوکھا۔

میں: مگر دل پر اداسی چھا رہی ہے' خوف اب باقی نہیں ان دیکھی کا اور ان سنی کا۔

تم: تو کیا وہ ان کہی کا خوف بھی

میں: ان کہی؟ میں نے کبھی سوچا نہیں۔

وہ: ان کہی میں خوف بھی امکان بھی پوشیدہ رہتا ہے۔ مگر امکان میں پوشیدگی ہے' خوف بھی ہے' ان کہی بھی!

سب: کہیں پوشیدہ ہے کوئی یہاں؟

KitaabPoint.blogspot.com

میں: جب یہ پہلی بار چاہا تھا کہ نکلوں اس سفر پر' سب نے روکا تھا مگر کوئی نہ تھا جو بڑھ کے کہہ دیتا کہ مت جاؤ رکو' میرے لئے

تم: میں نے چاہا تھا' مگر پھر۔۔۔۔۔میرا اپنا بھی ارادہ اس سفر کا ہو گیا اور ڈھونڈنا کیسا؟ مجھے دراصل تو مقصود تھی تھوڑی رفاقت۔۔۔۔

میں: اگر تم نے کہا ہوتا تو شاید۔۔۔۔۔

وہ: مگر کہنا نہ کہنا' چاہنا' کم چاہنا' کب اختیاری ہے!

میں: ساری بات اس سے مختلف تھی' تم نے جو سمجھی' مگر۔۔۔۔

تم: بات جو تم کہہ نہ پائیں' اب کہو تو کیا' چلو۔

سب: ہے کوئی اس جھنڈ سے آگے' کوئی ہے؟

میں: یہ کیسے راستوں سے راستے نکلے چلے آتے ہیں۔۔۔۔

تم: الفت کہاں ہوتی ہے گوشہ گیر ایسی' جیسی تم نے کی' خبر ہونے نہ دی مجھ کو بھی تم نے۔

میں: مجھے خود بھی خبر کب تھی کہ ایسا واقعہ۔۔۔۔۔۔

وہ: خیر الفت تو خبر ہے خود' یہی تو واقعہ ہے' حادثہ ہے' راستہ ہے!

سب: کوئی راستوں سے آگے ہے' کوئی ہے؟

میں: نجانے رات کتنی جا چکی ہے۔

تم: اگر ہم ساتھ ہیں پھر فکر کیسی؟

میں: مگر ہم ساتھ کب ہیں؟ ہم تو اس دشت طلب میں' اپنی اپنی ذات پیچھے چھوڑ کر نکلے ہیں اس کو ڈھونڈنے۔۔۔۔۔

وہ: ڈھونڈنے والے تو راتوں کو نہیں سوتے' وہ اپنی ذات کے غم میں نہیں روتے کبھی!

میں: سوچتی تھی میں بھی اپنا خواب دیکھوں

تم: محبت' خواب کی ڈالی سے ٹوٹا پھول تو ہے۔

وہ: محبت خار بھی ہے' دل کی گہرائی میں ٹوٹی ایک نوک خار!

KitaabPoint.blogspot.com

سب: باطن میں گہری رات کے کوئی تو ہوگا؟

میں: سفر باقی ہے کتنا؟ پاؤں اب شل ہو چکے ہیں۔

تم: سہارا؟ چاہتے تو ہاتھ حاضر ہے' یہی وہ ہاتھ ہے جو اس سے پہلے بھی بڑھا تھا

میں: سہارا؟ یاد ہے شرط سفر کیا تھی بھلا؟

تم: رات باقی ہے' سفر لمبا' رفاقت کی ضرورت تو رہے گی۔

وہ: مگر جو ڈھونڈنے نکلیں' رفاقت کے تو قائل ہی نہیں ہوتے'

یہ تنہائی مقدر لوگ۔۔۔۔۔!

میں: پیاسی ہوں' کیا پانی ملے گا؟

تم: محبت آدمی کو اس طرح سیراب کر دیتی ہے' پھر مشروب کی حاجت نہیں رہتی۔

وہ: پیاس بھی تو ہے محبت' پیاسی گہری پیاس!

سب: کوئی رفاقت کی حدوں کے پار ہے؟

میں: صبح کے آثار ہیں' اور دھند اتری آ رہی ہے۔

تم: افق سے راستوں پر اور درختوں پر' فضا سے اپنے چہروں پر یہ ہلکی دھند۔۔۔

میں: اور پھر یہ دشت ہول اور یہ دل کی ویرانی' یہ دل۔۔۔

تم: ساتھ کی راحت؟

میں: جانے جھوٹ کیا ہے' سچ ہے کیا۔۔۔۔

تم: ہم ہی سچ ہیں۔

وہ: نہیں ہے جھوٹ کوئی' ہاں مگر کوتاہ نظری۔ سچ نہیں کچھ' بس ارادہ اور طاقت!

سب: کوئی ہے جھوٹ میں یا سچ میں پوشیدہ؟ پکارے۔

KitaabPoint.blogspot.com

میں: سفر کتنا ہے' کتنا دشت باقی ہے' بتاؤ؟

تم: نہیں اندازہ کچھ اتنا مگر لگتا ہے عمروں ہی سے ہم اس دشت میں ہیں اور صدیوں سے سفر میں ہیں۔ کبھی گر ناپ سکتے رات کو' اور دشت کو' اور سفر کو۔۔۔

وہ: سفر ناپا نہیں کرتے' تلاش آغاز کرتے ہیں تو پھر انجام کا سوچا نہیں کرتے صدا کرتے ہیں بڑھ جاتے ہیں' ہر اک موڑ پر ٹھہرا نہیں کرتے' چلو آواز دیتے ہیں' چلو آواز دو!

سب: کوئی ہے؟ کوئی یہاں پر ہے؟ کہیں پر کوئی ہے؟ ہے تو پکارے۔ کوئی تو ہوگا..... کہیں پر کوئی تو ہوگا.....

جواب آتا نہیں ہے

بازگشت آتی ہے

اور اب دھند گہری ہو رہی ہے

(پردہ گرتا ہے)

◆◆◆